مکاشفاتِ عَینیئه [مُجدّدیه]

۱۰۵۳ھ

از

حضرت امام ربّانی مجدّدِ الفِ ثانی

شیخ احمد فاروقی سرہندی قدس سرہ

معہ اردو ترجمہ

سنہ طباعت — ۱۳۸۴ھ / ۱۹۶۵ء

مقام طباعت — ایجوکیشنل پریس کراچی

تعداد طبع — ایک ہزار

قیمت — ایک روپیہ پچاس پیسے

ناشر

ادارۂ مجددیہ : ناظم آباد ۳ ۔ کراچی ۱۸

۷۸۶

مکاشفاتِ عینیہ مجددیہ

سنہ ۱۰۵۳ھ

از

حضرت امامِ ربّانی مجددِ الفِ ثانی
شیخ احمد فاروقی سرہندی قدس اللہ سرّہ

معہ اردو ترجمہ

باہتمام

ادارۂ مجددیہ - ۲/۵ - ایچ - ناظم آباد ۳ - کراچی ۱۸

پیشِ نظر رکھتے ہیں اور ہنروں کو پسِ پشت ڈال دیتے ہیں۔ اور زبانِ ملامت دراز کرتے ہیں۔ وہ نہیں جانتے کہ وہ عیب بھی شاید ظاہر سے پھرا ہوا ہو اور دانشمندی پر مشتمل ہو۔ ایسے کلام جو کہ ظاہر سے پھرے ہوئے ہیں کتاب و سنت میں اور مشائخِ طریقت کے کلام میں بہت زیادہ ہیں۔ اسلام میں یہ پہلا واقعہ نہیں ہے۔ اس قدر جاننا چاہیئے کہ وہ شخص زندیق ہے جو کہ اپنے کو نبی سے بہتر اور افضل سمجھے اور نبیؐ کو بعض امور میں اپنا تابع سمجھے۔ اور عبارتوں سے اس معنیٰ کا وہم کرنا صاحبِ عبارت کے زندقہ کا حکم لگانا ہے۔ حضرت حق تعالیٰ سبحانہٗ انصاف کرے۔ شعر (ترجمہ)

روّمی نے کوئی کفر کہا ہے نہ کہے گا   منکر نہ ہو اس سے کہ یہی کفر وبلا ہے

میں صاحبِ خدشہ کو محبّ سمجھتا تھا۔ اور قبول کرنے والا خیال کرتا تھا۔ انکار ص۶۳
کی صورت کہاں سے پیدا کی اور ایک دم عناد کی راہ اختیار کی۔ جو سوالات کہ عناد و تعصب کی وجہ سے پیدا کیے ہیں وہ جواب کے مستحق نہیں ہیں اور معذرت کے مستوجب نہیں ہیں۔ لیکن تم چونکہ متوسّلوں میں سے ہو اس لیے اس کے جواب کے لیے لب کشائی کی گئی۔ اللہ سبحانہ صواب کا الہام کرنے والا ہے اور اس کی طرف مرجع اور لوٹنے کی جگہ ہے۔

مکاشفہ ۷۲۔ اے مخدوم مکرم! حدیث قدسی میں آیا ہے کہ "خلق میرے عیال ہیں"۔ جب مخلوقات اس کے عیال ہوں تو اُن کے ساتھ احسان مولیٰ جلّ شانہٗ کی کس قدر خوشنودی کا سبب ہوگا کہ یہ اللہ تعالیٰ کے عیال کے ساتھ احسان ہے۔ اور منقول ہے کہ تمھارے جدِّ بزرگوار حضرت شیخ قدس سرّہٗ اس کمالِ شفقت و مہربانی کی بنا پر جو کہ ان کو مخلوقات پر تھی دعا کرتے تھے کہ خدایا

تو مجھ کو اس قدر بڑا اور جسیم بنا دے کہ سارا دوزخ مجھ سے اس طرح پُر ہو جائے کہ کسی گنہگار کی اس میں گنجائش نہ ہو۔ اور کوئی گنہگار عذاب نہ دیا جائے۔" اور بمصداق "الولد سرّ لابیہ" حضرت شیخ کی اولاد کرام سے بھی یہی قسم متوقع ہے۔ اور یقین جانیں کہ ان کا آنا فقراء کے لیے باعثِ سرور ہوا ہے۔ حضرت حق سبحانہٗ آپ کو مسرور رکھے اور آبائے کرام کے طریقہ پر استقامت بخشے۔

مکاشفہ ۲۸۔ معلوم ہو کہ یہ دار دارِ عمل ہے فراغت و آسودگی کا گھر نہیں۔ چاہیے کہ اپنی ہمت کو اعمال میں پورے طور پر منہمک رکھیں۔ اور اپنی فراغت اور عیش کو ایک طرف رکھیں۔ اپنی زبان کو "لا الٰہ الا اللہ" کے ذکر کے ساتھ اس قدر مصروف بنائیں کہ بے ضرورت اس کلمۂ طیبہ کے سوا گفتگو نہ کریں۔ چاہیے کہ زبان سے ذکر دل کی موافقت کے ساتھ خفی طریقہ پر کیا جائے۔ اگر ہو سکے تو پانچ ہزار بار سے کم اس کلمہ کو نہ کہیں۔ اور زیادتی میں انھیں اختیار ہے۔ کاہلی اور سستی نصیب دشمناں ہو۔ عمل کرنا چاہیے۔ عمل کرنا چاہیے۔ عمل کرنا چاہیے۔ ع صـ ۶۴

گھر میں اگر ہے کوئی تو ایک حرف بس ہے

مکاشفہ ۲۹۔ شک نہیں ہے کہ عالم حق سبحانہٗ کا پیدا کیا ہوا ہے اور ثبات و استقرار رکھتا ہے۔ اور ابدی معاملہ کا تعلق دائمی عذاب و ثواب اخروی سے ہے جس کے متعلق مخبر صادق علیہ وعلی آلہ الصلوٰۃ والسلام نے خبر دی ہے۔ اس عالم کو علمائے ظواہر موجود خارجی جانتے ہیں اور آثار خارجی سمجھتے ہیں۔ اور صوفیہ عالم کو موہوم جانتے ہیں اور وہم وحس کے سوا اور کسی مرتبہ میں اس کا ثبوت و اثبات نہیں کرتے ہیں۔ ایسا موہوم نہیں جو کہ محض وہم